# نوٹس: شرح ملّا جامی سوالاً جواباً

## مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

مزید نوٹس کے لیے رابطہ کریں:

← 0302-4154930 یا گوگل پر اُردو میں سرچ کریں:

احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس

AL- FAREED ONLINE ACADEMY

## کلماتِ آغاز

الحمد للہ "**الفرید آن لائن اکیڈمی**" بہت ساری درسی کتب کے سوالاً جواباً نوٹس بنا چکی ہے، بالخصوص تخصص یعنی مفتی کورس میں پڑھائی جانے والی کتب کے آسان فہم نوٹس اور تراجم۔ ہمارا یہ سلسلہ آگے جاری ہے، ان شاء اللہ ہم مکمل درس نظامی کتب کے نوٹس شائع کریں گے تا کہ طلبا و طالبات کے لیے امتحان دینا آسان ہو جائے۔

### ہمارے بنائے ہوئے نوٹس کی خصوصیات:

← بورڈ کے سالانہ امتحان کے مطابق۔

← سوالاً جواباً، آسان فہم۔

← طوالت سے پاک۔

← تھوڑے ٹائم میں مکمل تیاری۔

← باقاعدہ کسی جامعہ میں نہ پڑھنے والے طلبا کے لیے بہت مفید۔

← پوری کتاب کا چند صفحات میں مکمل خلاصہ۔

← اہم اور ضروری ابحاث کا ذکر۔

**نوٹ:** ذہین اور باقاعدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبا صرف ان نوٹس پر اقتصار نہ کریں بلکہ سو فیصد کامیابی اور ایک کامیاب مدرس بننے کے لیے کتاب کی طرف ضرور مراجعت کریں۔

العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری

# شرح ملا جامی کے نوٹس

## سوال: شرح ملا جامی کے مصنف کا مختصر تعارف تحریر کریں؟

**جواب:** **شرح ملا جامی کے مصنف کا تعارف**

نام: عبد الرحمن

والد کا نام: نظام الدین احمد

لقب: نور الدین، عماد الدین

نسبت و تخلص: جامی

مکمل نام: نور الدین عبد الرحمن بن نظام الدین احمد جامی

ولادت و وفات: (817ھ، 898ھ)

## تعارف

عظیم عاشقِ رسول ﷺ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ افغانستان کے شہر ہرات کے ایک علاقہ جام میں پیدا ہوئے اسی لئے جامی کہلائے چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے شاعر بھی تھے تو تخلص بھی جامی ہی استعمال کرتے تھے۔ خواجہ عبید اللہ احرار کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ علوم و فنون کے بھی ماہر تھے۔ کئی کتب تصنیف کیں۔ جن میں سے ایک الفوائد الضائیہ ہے جو کہ آپ نے اپنے بیٹے ضیاء الدین کے لئے لکھی اور اسی کے نام کی طرف منسوب کر کے اس کا نام " الفوائد

الضائیہ" رکھا جو آج طلباء میں شرح ملا جامی کے نام سے معروف ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار میں تصوف اور عشق کے عظیم جام چھلکتے تھے چناچہ ایک شعر ملاحظہ کیجئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ لگائیے۔

سگتْ را کاش جامی نام بُودے

کہ آید بر زبانت گاہے گاہے

ترجمہ: کاش آپ کے کُتّے کا نام جامی ہوتا تاکہ کبھی کبھی آپ کی زبانِ پاک پر آجاتا۔

اساتذہ: شہاب الدین محمد جاجرمی، نظام الدین عثمان بن عبد اللہ حنفی، صلاح الدین موسیٰ بن احمد، مولانا فتح اللہ تبریزی، مولانا جنید مدرس النظامیہ، خواجہ علی سمرقندی، سعد الدین کاشغری۔

تلامذہ: عبد الغفور بن علی، ضیاء الدین یوسف۔

## تعریفی کلمات

حاجی خلیفہ بیان کرتے ہیں: "اصطحب مع خواجه عبيد الله وانتسب إليه وبلغ صيت فضله إلى الآفاق" (سلم الوصول، ج2، ص251، مکتبہ ارسیکا-ترکی)

ترجمہ: علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ عبید اللہ کے مرید ہوئے اور آپ کے علم و فضل کا شہرہ آفاق میں پھیل گیا۔

علامہ عبد الحئی لکھنوی نقل کرتے ہیں: " وحين ما كان الجامي بهراة باحث يوما مع ملا علي القوشجى شارح التجريد فغلب عليه فقال القوشجي لطلبته علمت أن النفس القدسى موجود في هذا العالم" (الفوائد البہیہ، ص87، مکتبۃ السعادۃ مصر)

ترجمہ: علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ جب ہرات میں تھے تو ایک دن آپ کا شارح تجرید ملا علی قوشجی سے بحث و مباحثہ ہوا جس میں آپ اس پر غالب آگئے تو ملا علی قوشجی نے اپنے طلباء سے کہا: میں نے جان لیا ہے کہ نفس قدسی اس عالم میں موجود ہے۔

تصانیف: شواہد النبوۃ، نفحات الانس، فوائد ضیائیہ، تفسیر القرآن، کلیات جامی، شرح مائۃ عامل، شرح احادیث اربعین، شرح مفتاح الغیب، بہارستان۔

## شرح ملا جامی

شرح ملا جامی در اصل علم النحو کی مشہور کتاب کافیہ کی شرح ہے جس کی کئی شروحات لکھی گئیں لیکن ان سب میں جو شہرت شرح ملا جامی کو حاصل ہوئی کسی اور کو نہیں مل سکی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب اپنے بیٹے ضیاء الدین یوسف کے لئے لکھی تھی اور آج کئی مدارس میں باقاعدہ سبقًا پڑھائی جاتی ہے جس سے ہزاروں طلباء استفادہ کر رہے ہیں۔ علم النحو پر لکھی جانے والی مطول کتب میں سے شرح ملا جامی بھی ہے جس میں نحو کی مشکلات کو حل کیا گیا ہے۔

### عربی شروحات:

سوال باسولی، سوال کابلی (ان دونوں شروحات میں اغراض شرح ملا جامی کو نہایت احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے جو قاری کا ذہن کھولنے کے لئے بہت اہم ہیں)، حاشیہ شرح جامی، القول السامی۔

### اردو شروحات:

اغراض شرح ملا جامی(محمد یوسف قادری، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)۔درسی تقریر علی شرح ملاجامی(محمد امین فریدی، مکتبہ فریدیہ اسلام آباد)۔نوادر نعیمی شرح جامی(محمد شبیر نعیمی، نظامیہ کتاب گھر لاہور، اچھی شرح ہے)۔لطائف المعانی شرح ملاجامی(عبداللطیف خاں مہروی چشتی، قاسم پبلی کیشنز کراچی)۔نعم الجامی شرح ملاجامی(اکبربک سیلرز لاہور)۔شرح ملاجامی سوالاً جواباً (محمد سجاد فریدی، مطبوعہ شبیربرادرز لاہور)۔زین المعانی اردو شرح ملاجامی(غلام حسین رضا، مکتبہ برہان القرآن، شبیر برادرز لاہور)۔

## علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کے لئے درج ذیل کتب دیکھیں:

(الفوائد البہیہ، ص86، مکتبۃ السعادۃ مصر، سلم الوصول، ج2، ص251، مکتبہ ارسیکا–ترکی، کشف الظنون، ج2، ص1066، احیاء التراث العربی بیروت)

### سوال: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کا آغاز "بسم اللہ" سے کیوں کیا؟

جواب: اس کے تین جواب ہیں:

1. قرآن مجید کی اتباع کرتے ہوئے، کیونکہ قرآن پاک میں سب سے پہلے "بسم اللہ" مذکور ہے۔
2. حدیث پاک کی پیروی کرتے ہوئے، کیونکہ حدیث پاک میں ہے: كل امر ذي بال لا يبدأ فيه ببسم الله الرحمن الرحيم فهو اقطع "ترجمہ: ہر وہ ذیشان کام جس کی ابتدا اللہ کے نام سے نہ کی جائے تو وہ ناقص ہے۔
3. سلف وصالحین کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے، کیونکہ ہمارے اسلاف جب بھی کسی نیک اور اچھے کام کا آغاز کرتے تو بسم اللہ سے شروع کرتے۔

### سوال: مصنف نے بسم اللہ کے بعد حمد کا ذکر کیوں نہیں؟ حالانکہ حدیث پاک میں ہے: كل امر ذي بال لم يبدأ بحمد الله فهو اقطع "ترجمہ: ہر وہ ذیشان کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے نہ ہو تو وہ ناقص

ہے۔ پھر اس سے سلف وصالحین کے طریقے کی مخالفت بھی ہوئی، کیونکہ وہ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کیا کرتے تھے۔

## جواب اول:

اس سے حدیث پاک کی مخالفت لازم نہیں آتی، کیونکہ حدیث میں "لم یبدا" کے الفاظ ہیں، "لم یکتب" کے نہیں۔ یعنی حدیث کے مطابق ضروری نہیں کہ ہر ذی شان کام کی ابتدا "حمد لکھ کر کی جائے" بلکہ بول کر بھی کی جاسکتی ہے۔ لہذا ہو سکتا ہے مصنف نے کتاب کا آغاز کرتے وقت زبان کے ساتھ بول کر حمد کر لی ہو۔ یعنی حدیث پاک کا مقتضی عام ہے، خاص نہیں۔

## جواب دوم:

اس سے حدیث پاک کی مخالفت لازم نہیں آتی، کیونکہ حدیث پاک میں ہے: ہر وہ ذیشان کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے نہ ہو تو وہ ناقص ہے۔ جبکہ مصنف نے کسرِ نفسی کرتے ہوئے اپنی کتاب کو ذی شان کام سمجھا ہی نہیں۔

## جواب سوم:

حمد سے مقصود اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے جو بسم اللہ سے حاصل ہو چکا۔ چونکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کتاب میں اختصار کے درپے ہیں اس لیے بسم اللہ کے بعد حمد کا باقاعدہ صراحتاً ذکر نہیں کیا۔

اس سے سلف وصالحین کے طریقہ کی مخالفت بھی لازم نہیں آتی، کیونکہ مصنف نے اپنی کتاب کو ان کی کتابوں کی طرح باقاعدہ کتاب سمجھا ہی نہیں، اگرچہ قواعد وفوائد کے لحاظ سے کئی سلف کی کتابوں سے اہم ہے۔

سوال: مصنف نے کتاب کا آغاز کلمہ اور کلام کی تعریف سے کیوں کیا؟ نیز کلمہ کو کلام پر مقدم کرنے کی وجہ بھی بتائیں؟

جواب:مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کا آغاز کلمہ اور کلام کی تعریف سے اس لیے کیا کیونکہ اس کتاب میں ان دونوں کے بارے میں ہی بحث کی جائے گی، لہذا جب ان کی تعریفات کا علم نہیں ہوگا تو ان کے بارے بحث کیسے ہوگی۔

## کلمہ کو کلام پر مقدم کرنے کی وجہ:

چونکہ کلمہ کلام کا جز ہوتا ہے، مکمل کلام نہیں اور جز کل پر مقدم ہوتا ہے اس لیے مصنف نے کلمہ کو کلام پر مقدم کیا۔

## سوال:کلمہ اور کلام کس سے مشتق ہیں؟

جواب: کلمہ اور کلام کلم سے مشتق ہیں جس کا معنی ہے زخم لگانا۔ چونکہ بعض الفاظ بھی دلوں پر اثر کرتے ہیں زخم کی طرح جیسا کہ ایک شعر ہے:

جراحات السنان لهاالتیام
و لا یلتام ماجرح اللسان

ترجمہ: نیزوں کے زخم مٹ جاتے ہیں اور زبان کا زخم نہیں مٹتا۔ جبکہ کلم لام کے کسرہ کے ساتھ یہ جنس ہے، جمع نہیں۔ جیسا کہ تمر اور تمرۃ اور اس پر دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے ترجمہ کہ :اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں۔ بعض نے کہا یہ جمع ہے کہ تین سے کم پر واقع نہیں ہوتی اور کلِم کی بعض کلمات کے ساتھ تاویل کی جائے گی۔

## سوال: الکلمۃ میں الف لام کون سہ ہے؟

جواب: الکلمۃ میں الف لام جنس کا ہے اور آخر میں "ت" وحدت کی ہے اور دونوں میں کوئی منافات نہیں ہے کہ جنس وحدت کے ساتھ متصف ہو سکتی ہے اور وحدت جنس کے ساتھ جیسے کہا جاتا ہے یہ جنس واحد ہے اور یہ واحد جنس ہے۔ اس الف لام کو عہد خارجی کا بھی بنا سکتے ہیں اس صورت میں اس سے اشارہ ہوگا اس کلمے کی طرف جو نحویوں کی زبانوں پر جاری ہے۔

**فائدہ:**

الف لام کی دو قسمیں ہیں: الف لام اسمی، الف لام حرفی۔

**الف لام اسمی:** یہ اسم فاعل اور مفعول کے شروع میں آتا ہے اور "الذی" کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: الضارب یعنی الذی ضَرب (وہ جس نے مارا)، المضروب یعنی الذی ضُرِب (وہ جسے مارا گیا)۔

**الف لام حرفی:** وہ ہے جو الذی کے معنی میں نہ ہو۔ جیسے: الرجل، الناس وغیرہ۔

## سوال: کلمہ کی اصطلاحی تعریف کریں؟

جواب: کلمہ وہ لفظ ہے جسے ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: رجل، زید وغیرہ۔

## سوال: لفظ کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کر دیں؟

جواب: لفظ کا لغوی معنیٰ:

لفظ کا لغوی معنیٰ ہے "الرمی" یعنی پھینکنا۔ جیسے کہا جاتا ہے: "اکلتُ التمرَۃ و لفظتُ النواۃَ" میں نے کھجور کو کھایا اور گٹھلی کو پھینک دیا۔

**اصطلاحی معنیٰ:**

لفظ وہ ہے جس کا انسان تلفظ کرے۔ برابر ہے کہ وہ لفظ موضوع ہو یا مہمل ہو، مفرد ہو یا مرکب ہو اور یہ لفظ ملفوظ کے معنی میں ہے جیسا کہ خلق مخلوق کے معنی میں ہے۔ لفظ حقیقی بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ زید اور لفظ حکمی بھی ہو سکتا ہے جیسے زید ضرب میں ھوا ضمیر۔

## سوال: کیا اس میں اللہ تعالیٰ کے کلمات، فرشتوں اور جنوں کے الفاظ داخل ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے کلمات اس میں داخل ہیں کیونکہ انسان ان کا تلفظ کرتا ہے۔ جبکہ فرشتوں ، جنوں کے کلمات ، اسی طرح دوال اربع یعنی عقود، خطوط، نصب، اشارات یہ داخل نہیں ہیں کیونکہ انسان ان کا تلفظ نہیں کرتا۔

## سوال: مصنف رحمت اللہ علیہ نے "لفظٌ" کہا ہے "لفظۃٌ" کیوں نہیں کہا؟

جواب: کیونکہ مصنف رحمت اللہ علیہ نے وحدت کا ارادہ نہیں کیا۔ مبتدا اور خبر میں مطابقت یہاں ضروری نہیں اس لیے کہ یہ خبر مشتق نہیں ہے۔ اور پھر لفظ لفظۃ سے مختصر بھی ہے۔

## سوال: وضع کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کر دیں؟

جواب: وضع کا لغوی معنی ہے رکھنا اور اصطلاحی معنی ہے کسی چیز کا اس حیثیت سے ہونا کہ جب وہ چیز بولی جائے یا محسوس کی جائے تو اس سے دوسری چیز کو سمجھ لیا جائے۔ یہاں سے حرف کی وضع نکل گئی کیونکہ حرف کو بولنے سے دوسری چیز کو سمجھا نہیں جاتا جب تک ساتھ کوئی اور چیز نہ ملائی جائے۔

## سوال: وضع اور معنیٰ کی قید سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کس کو نکالا ہے؟

جواب: وضع کی قید سے مصنف نے مہمل اور ان الفاظ کو نکالا ہے جو بالطبع منہ سے نکلتے ہیں۔ جبکہ معنیٰ کی قید سے حروف تہجی کو نکالا ہے کیونکہ ان کی وضع ترکیب کے لیے ہوتی ہے، معنیٰ کے لیے نہیں۔

## سوال: "معنی" کا لغوی معنی کیا ہے اور یہ کون سا صیغہ ہے؟

جواب: لغوی معنیٰ:

معنی وہ ہے جس کے ساتھ کسی چیز کا قصد کیا جائے۔

### معنی کی تحقیق:

معنی کے بارے میں تین اقوال ہیں:

← اس کو اسم مفعول بروزن (مَعْنُوِيٌّ) مانا جائے۔

← اس کو اسم ظرف بروزن (مَعْنَيٌ) مانا جائے۔

← اس کو مصدر میمی بروزن (مَعْنَيٌ) مانا جائے۔

معنی یہ اسم مقصور ہے۔ اور الف لام ہونے کی صورت میں تو اس کا اسم مقصور ہونا ظاہر ہی ہے۔ اور اگر اس پر الف لام نہ ہو بلکہ تنوین کی صورت میں ہو تو۔ کہا جائے گا کہ یہاں پر الف مقصورہ تقدیری طور پر ہے۔

## اعتراض:

اگر کوئی یہ کہے کہ آپ اس کو اسم مقصور کہتے ہیں۔ یعنی اس کے آخر میں الف مقصورہ ہے۔ اور الف مقصورہ یہ ایک ایسا سبب ہے جو کسی بھی اسم کو غیر منصرف کرنے کے ل ئے کافی ہے۔ تو آپ کے حساب سے معنی کو غیر منصرف ہونا چاہئے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ معنی تو منصرف ہے۔

## جواب:

اس الف مقصورہ و ممدودہ کو دو سبب کے قائم مقام مانا جائے گا جو الف مقصورہ و ممدودہ زائدہ ہوں اصلی نہ ہوں۔ جیسے۔ علماء، صحراء، وغیرہ۔ اور اگر یہ اصلی ہوں تو ان کو دو سبب کے قائم مقام نہیں مانا جائے گا اور نہ ہی ان کی وجہ سے وہ اسم غیر منصرف ہو گا جیسے۔ سماء، معنی، وغیرہ۔

## اسم ظرف یا مصدر میمی مان کر تعلیل:

یہ اصل میں «مَعْنَيٌ» تھا اس کو آسانی کے ل ئے اس طرح لکھ لیتے ہیں۔ مَعْنَيُنْ اب قاعدہ ہے واو یا یاء متحرک ما قبل مفتوح ہو تو واو یا یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔ (نصاب الصرف۔۲۲۶) تو یاء متحرک ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء کو الف سے بدل دیا تو یہ «مَعْنَانْ» ہو گیا اور اب اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا تو یہ «مَعْنَنْ» ہو گیا جس کو اس طرح لکھتے ہیں۔ مَعْنًی اور الف لام ہو تو اَلْمَعْنٰی لکھتے ہیں۔

## اسم مفعول مان کر تعلیل:

یہ اصل میں۔ «مَعْنُوْيٌ» تھا۔ قاعدہ یہ ہے۔ کہ ہر وہ واو جو دوسرے حرف سے بدلی ہوئی نہ ہو اگر کسی غیر ملحق کلمہ میں یاء کے ساتھ جمع ہو جائے اور ان میں پہلا حرف۔ واو، یا یاء، ساکن ہو تو واو کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔

تو واو کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا تو یہ «مَعْنُيٌّ» ہو گیا۔ پھر یاء کی مناسبت سے ما قبل کے ضمے کو کسرہ سے بدل دیا۔ اور کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس ایک یاء کو گرا دیا۔ اور خلاف قیاس ہی ما قبل کے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا۔ تو یہ۔ «مَعْنَيٌ» ہو گیا اور بقیہ تعلیل اسی طرح ہو گی جو اوپر ذکر کی گئی ہے۔

## سوال: لفظ مفرد کے ترکیبی احتمالات بیان کریں؟

جواب:درج ذیل ہے:

- اگر اس کو مفرد پڑھیں تو یہ صفت ہو گی لفظ کی۔
- اگر اسے مجرور پڑھیں تو یہ معنی کی صفت ہو گی۔
- اگر اسے منصوب پڑھیں تو یہ حال ہو گا وُضع کی ھو ضمیر نائب الفاعل سے۔

## سوال: کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں نیز وجہ حصر بھی بیان کریں؟

جواب: کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

← اسم

← فعل

← حرف

وجہ حصر: یہ ہے کہ کلمہ اپنے مستقل معنیٰ پر دلالت کرے گا یا نہیں کرے گا؟ اگر کلمہ اپنے مستقل معنیٰ پر دلالت نہ کرے تو حرف ہے۔اور اگر مستقل معنیٰ پر دلالت کرے تو دو حال سے خالی نہیں کہ تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا ہو گا یا نہیں؟ اگر ملا ہوا ہے تو فعل وگرنہ اسم ہو گا۔

## سوال:اسم ، فعل حرف کی تعریفات بمع مثال لکھیں؟

جواب:

### اسم کی تعریف:

اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود بخود دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ نہ ملا ہوا۔ جیسے: رجل، قلم، علم، شحن وغیرہ۔

نوٹ:اسم کو اسم اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنی دونوں قسموں یعنی فعل اور حرف پر بلند ہوتا ہے۔اس لیے نہیں کہتے کہ یہ اپنے معنی پر علامت ہوتا ہے۔

## فعل کی تعریف:

فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود بخود دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جیسے: ضرب، نصر، سمع وغیر۔

## حرف کی تعریف:

حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود بخود دلالت نہ کرے اور نہ ہی تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ہوا ہو۔ جیسے: من، الی، حتی وغیرہ۔

سوال: اسم، فعل، حرف کی علامات بیان کریں؟

جواب: **اسم کی علامات:**

مبتدا ہونا۔ زید قائم

مضاف ہونا۔ غلام زید

شروع میں الف لام کا داخل ہونا۔ الحمد

مجرور ہونا۔ جیسے: بزید

آخر میں تنوین ہونا: جیسے: رجل

تثنیہ ہونا: جیسے: رجلان

جمع ہونا: جیسے: رجال

موصوف ہونا: جیسے: رجل عالم

مصغر ہونا: ضویرب

منادی ہونا: جیسے: یازید

## فعل کی علامات:

شروع میں حرف قد ہونا: جیسے: قد ضرب

شروع میں حرف سین کا ہونا: جیسے: سیضرب

شروع میں سوف کا ہونا: سوف یضرب

آخر میں جزم ہونا: جیسے: لم یضرب

ماضی ہونا: جیسے: ضرب

مضارع ہونا: یضرب

امر ہونا: جیسے: اِضرب

آخر میں نون تاکید ہونا: جیسے: لیضربن

## حرف کی علامت:

حرف وہ ہے جس میں فعل اور اسم کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔

## فائدہ: خاصہ کی تعریف:

کسی بھی چیز کا خاصہ وہ ہے جو اس میں پایا جائے اور اس کے غیر میں نہ پایا جائے۔

## سوال: کلام اور اسناد کی تعریف بیان کریں؟

جواب: کلام کی تعریف:

کلام وہ ہے جو دو کلموں کو متضمن ہو اسناد کے ساتھ۔

اسناد کی تعریف:

دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت کرنا اس حیثیت سے کہ مخاطب کو بات کا مکمل فائدہ دے۔ جیسے زید قائم۔

## سوال: تضمن ، کلمتین اور اسناد کی قید سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کس کو نکالا ہے؟

جواب: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے تضمن کی قید سے مہملات کو اور کلمتین کی قید سے مفردات کو نکالا ہے جبکہ اسناد کی قید سے مرکب غیر مفید کو نکالا ہے جیسے: غلامُ زید ، رجل عالم۔

## سوال: کلام کے حصول کے لیے کیا چیز ضروری ہے نیز کلام کتنی چیزوں سے حاصل ہوتا ہے؟

جواب: کلام کے حصول کے لیے مسند اور مسند الیہ کا ہونا ضروری ہے۔ کلام حاصل ہونے کی عقلاً چھے صورتیں بنتی ہیں جن میں سے دو صحیح ہیں اور باقی چار باطل:

- دو اسموں سے کلام حاصل ہو۔ جیسے: زید قائم
- ایک اسم اور فعل سے۔ جیسے: ضرب زید

یہ دو صورتیں صحیح ہیں۔

- دو فعلوں سے
- ایک اسم اور حرف سے
- ایک فعل اور حرف سے
- دو حرفوں سے

## سوال: معرب کی تعریف اور حکم بمع مثال بیان کریں؟

جواب: معرب کی تعریف:

معرب وہ مرکب ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔ جیسے: قام زید میں زید۔

### معرب کا حکم:

معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جاتا ہے۔ جیسے: جائئ زید، رایت زیدا مررت بزید

نوٹ: اسم کے تین اعراب ہیں: رفع، نصب، جر۔ رفع فاعل ہونے کی علامت ہے، نصب مفعول ہونے کی علامت ہے اور جر مضاف الیہ ہونے کی علامت ہے۔

نوٹ: مبنی الاصل تین چیزیں ہیں، اسی طرح مشابہ مبنی الاصل بھی تین چیزیں ہیں:

- ماضی معروف۔
- امر حاضر معروف۔
- تمام حروف۔
- فعل مضارع جب نون تاکید اور نون جمع مؤنث سے ملا ہوا ہو۔
- اسم غیر متمکن۔
- اسم معرب جب ترکیب میں واقع نہ ہو۔

## سوال: اعراب اور عامل کی تعریف بیان کر دیں؟

اعراب: وہ ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر مختلف ہو۔

عامل: وہ ہے جس کی وجہ سے ایسا معنی حاصل ہو جو اعراب کا تقاضہ کرنے والا ہے۔

## سوال: اعراب کے لحاظ سے اسم معرب کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: درج ذیل اقسام ہے:

← مفرد منصرف صحیح:

← جاری مجرائے صحیح:

← جمع مکسر:

تینوں حالتوں میں اعراب بالحرکت لفظی ہو گا۔

جائنی زید، دلو، رجال۔ رایت زیداً، دلوا رجالا، مررت بزید، دلو، رجال۔

← جمع مؤنث سالم:

حالت رفعی ضمہ کے ساتھ، نصبی و جری کسرہ کے ساتھ۔ جیسے: جائتنی مسلمات، رایت مسلمات، مررت بمسلمات۔

← غیر منصرف:

حالت رفعی ضمہ کے ساتھ، نصبی و جری فتحہ کے ساتھ۔ جیسے: جائنی عمر، رایت عمر، مررت بعمر

← اسمائے ستہ مکبرہ:

تینوں حالتوں میں اعراب بالحرف لفظی ہو گا۔ جیسے: جائنی ابوک، رایت اباک، مررت بابیک

← تثنیہ:

حالت رفعی الف کے ساتھ، نصبی و جری واؤ ساکن ماقبل مفتوح کے ساتھ۔ جیسے: جائنی رجلان، رایت رجلین ،مررت برجلین

← جمع:

حالت رفعی واؤ ساکن ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالت نصبی و جری ی ساکن ماقبل مکسور کے ساتھ۔ جیسے: جائنی مسلمون، رایت مسلمین، مررت مسلمین

← اسم مقصور

← غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم:

تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہو گا۔ جائنی موسیٰ و غلامی، رایت موسی وغلامی، مررت بموسی وغلامی۔

← اسم منقوص:

حالت رفعی و جری اعراب تقدیری کے ساتھ اور حالت نصبی اعراب بالحرکت لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جاء القاضی، رائت القاضیَ، مررت بالقاضی۔

← جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم:

حالت رفعی میں اعراب تقدیری اور نصبی و جری میں لفظی۔ جیسے: جائنی مسلمی، رائت مسلمی، مررت بمسلمی۔

## سوال: غیر منصرف کی تعریف اور اسباب بیان کریں؟

جواب: تعریف:

وہ اسم معرب ہے جس میں منع صرف کے نو(9) اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ جیسے: جائنی عمر، رایت عمر، مررت بعمر۔ ان مثالوں میں عمر غیر منصرف ہے۔

نوٹ: اگر غیر متصرف کی کسی اسم کی طرف اضافت ہو جائے یا اس کے شروع میں الف لام آجائے تو اس پر کسرہ آسکتی ہے۔

غیر منصرف کے نو(9) اسباب ہیں جو درج ذیل نقشے میں مذکور ہیں:

- عدل: جیسے: عمر، زفر۔
- وصف: جیسے: ثلاثۃ، جمع۔
- تانیث: جیسے: زینب، طلحۃ۔
- معرفہ: زید۔
- عجمہ: ابراہیم۔
- جمع: مساجد۔
- ترکیب: معد یکرب، بعلبک۔
- وزن فعل: احمد۔
- الف نون زائد تان: جیسے: عرفان، عثمان۔

## سوال: "وھذا القولُ تقریب" کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ قول قریب کرنے والا ہے:

- یا تو اس کا مطلب ہے کہ غیر منصرف کے نو اسباب کو شعر کی صورت میں لکھنا یاد کرنے کے زیادہ قریب کرنے والا ہے۔
- یا نو اسباب میں سے ہر ایک کا علت ہونا تقریبی قول ہے، تحقیقی نہیں۔
- غیر منصرف کے نو اسباب ہونا یہ قول درستگی کے زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔بعض نے کہا: غیر منصرف کے اسباب صرف دو ہیں، کچھ نے گیارہ کا قول کیا اور باقی نے تعداد نو بتائی۔ لہذا ان تینوں اقوال میں سے نو والا قول درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

**فائدہ:**

حکم وہ اثر ہے جو کسی چیز پر مرتب ہو۔

## سوال: غیر منصرف کی فعل کے ساتھ مشابہت کس چیز میں ہے؟

جواب:دو چیزوں میں غیر منصرف کی فعل کے ساتھ مشابہت ہے جس طرح فعل فاعل کا محتاج ہوتا ہےاور مصدر سے مشتق ہوتا ہے اسی طرح اسم میں بھی دو علتیں ہونا ضروری ہے۔

## سوال: امام سیبویہ نے امام اخفش کی کس چیز میں مخالفت کی ہے؟

جواب:امام سیبویہ نے امام اخفش کی مخالفت کی ہے احمرُ کی مثل میں۔ احمر سے مراد ہر وہ علم ہے جس میں پہلے صفتی معنٰی تھا پھر اس میں علمیت غالب آگئی ، پھر جب علمیت اس میں ختم ہوئی تو کیا صفتی معنٰی اس میں واپس لوٹے گا یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔امام سیبویہ کہتے ہیں صفتی معنٰی واپس لوٹ آئے گا ، لہذا ان کے نزدیک وہ کلمہ وصف اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہو گا۔ جبکہ امام اخفش کہتے ہیں: صفتی معنٰی واپس نہیں لوٹے گا ، لہذا ان کے نزدیک وہ کلمہ منصرف ہو گا۔

## سوال:مرفوعات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب مرفوعات کل آٹھ(8)ہیں:

- فاعل: ضرب زید میں زید
- نائب الفاعل: ضُرب زید میں زید
- مبتدا: جیسے:زید قائم میں زید
- خبر: جیسے:زید قائم میں قائم
- حروف مشبہ بالفعل کی خبر: جیسے:ان زیدا قائم میں قائم
- افعال ناقصہ کا اسم: جیسے:کان زید قائما میں زید

← ماولامشابہ بلیس کا اسم: جیسے: مازید قائماً میں زید

← لائے نفی جنس کی خبر: جیسے: لاغلامَ رجل ظریف فی الدار میں ظریف

## سوال: فاعل کی تعریف کرتے ہوئے اس کے کچھ ضروری احکام بھی بیان کر دیں؟

جواب: فاعل کی تعریف:

فاعل ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو جس کا فاعل کی طرف اسناد ہو اس حیثیت سے کہ وہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو نہ کہ اس پر واقع ہو۔ جیسے: قام زید میں زید۔

فاعل کے ضروری احکام:

(1)

فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے: قام زید میں زید۔ کبھی ضمیر بارز ہوتا ہے۔ جیسے: ضربت زید میں "ت" ضمیر۔ کبھی ضمیر مستتر ہوتا ہے۔ جیسے: زید ذہب میں ذہب کے اندر پوشیدہ ھو ضمیر۔

(2)

اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث۔ جیسے: ضرب زید، ضرب الزیدان، ضرب الزیدون

اور اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل فاعل کے مطابق آئے گا یعنی واحد کے لیے واحد، تثنیہ کے لیے تثنیہ، جمع کے لیے جمع۔ جیسے: زید ضرب، الزیدان ضربا، الزیدون ضربوا۔

(3)

اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائے گا۔ جیسے: قامت ہند۔

اور اگر فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ آجائے تو فعل مذکر بھی لاسکتے ہیں اور مؤنث بھی۔ جیسے: ضرب الیوم ہند، ضربت الیوم ہند۔

(4)

جہاں فعل کے حذف کا قرینہ پایا جائے وہاں فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: "زید" اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: من ضرب (کس نے مارا)۔ کبھی فائل اور مفعول دونوں کو حذف کر دیا جاتا ہے قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے۔ جیسے: "نعم" اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: اقام زید؟ کیا زید کھڑا ہے)۔

## سوال: کتنی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے؟

جواب: چار صورتوں میں فاعل مفعول پر مقدم ہو گا:

جواب: درج ذیل ہے:

- جب دونوں میں لفظی اعراب اور قرینہ نہ پایا جائے۔ جیسے: ضرب موسیٰ عیسیٰ۔
- جب فاعل ضمیر متصل ہو۔ جیسے: ضربت زیدا۔
- جب فاعل کا مفعول الا کے بعد واقع ہو۔ جیسے: ماضرب زید الا عمروا۔
- جب فاعل کا مفعول اس لفظ کے بعد واقع ہو جو الا کے معنی میں ہو۔ جیسے: انما ضرب زید بکرا۔

اور چار صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے:

- جب فاعل کے ساتھ مفعول کی ضمیر مل جائے۔ جیسے: ضرب زیدا غلامُہ۔
- فاعل الا کے بعد واقع ہو۔ جیسے: ماضرب بکرا الا زید۔
- فاعل اس لفظ کے بعد واقع ہو جو الا کے معنی میں ہو۔ جیسے: انما ضرب زیدا بکر۔
- جب مفعول فعل کے ساتھ ملا ہوا ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو۔ جیسے: ضربک زید۔

## سوال: تنازع فعلان کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی چاروں صورتیں بمع مثال تحریر کریں؟

جواب: دو فعلوں کا آپس میں جھگڑا کرنا کہ ایک چاہے یہ اسم میرا معمول بنے اور دوسرا چاہے یہ میرا معمول بنے۔

- ❖ پہلا فاعل کا تقاضہ کرے اور دوسرا مفعول کا۔ جیسے: ضربنی واکرمت زید۔
- ❖ پہلا فعل مفعول کا تقاضہ کرے اور دوسرا فعل فاعل کو چاہے۔ جیسے: ضربت واکرمنی زید۔
- ❖ دونوں فاعل کا تقاضہ کریں۔ جیسے: ضربنی واکرمنی زید۔

❖ دونوں مفعول کا تقاضہ کریں۔ جیسے: ضربت واکرمت زیدا۔

نوٹ: بصریوں کے نزدیک دوسرے فعل کو عمل دینا اولی ہے جبکہ کوفیوں کے نزدیک پہلے فعل کو عمل دینا اولی ہے۔

## سوال: نائب الفاعل کی تعریف بمع مثال لکھیں؟

جواب: تعریف:

نائب الفاعل ہر وہ مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر دیا گیا ہو اور مفعول کو فاعل کی جگہ کھڑا کیا گیا ہو۔

جیسے: ضرب زید۔

نوٹ: باب علمت کا دوسرا مفعول، اعلمت کا تیسرا مفعول، مفعول لہ اور مفعول معہ نائب الفاعل واقع نہیں ہوتے۔

## سوال: مبتدا اور خبر کی تعریف بیان کریں؟

جواب: تعریف:

مبتدا وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو۔ جیسے: زید قائم میں زید۔

خبر وہ ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند بہ ہو۔ جیسے: زید قائم میں قائم۔

## سوال: نکرہ کن صورتوں میں مبتدا بن سکتا ہے؟

جواب: درج ذیل ہے:

- جب نکرہ کی صفت ذکر کر دی جائے۔ جیسے: ولعبد مؤمن خیر من مشرک۔
- جب نکرہ حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور ام کے ساتھ اس کا تکرار ہو۔ جیسے: ارجل فی الدار ام امراۃ۔
- جب نکرہ حرف نفی کے بعد واقع ہو۔ جیسے: ما احد خیر منک۔
- جب نکرہ کی صفت محذوف ہو۔ جیسے: شر اھر ذاناب۔

- جب نکرہ مؤخر ہو۔ جیسے: فی الدار رجل۔
- جب نکرہ اصل میں جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے: سلام علیک۔

**فائدہ:**

جب دو اسم آجائیں، ایک معرفہ ہو اور دوسرا نکرہ تو معرفہ کو مبتدا اور نکرہ کو اس کی خبر بنائیں گے۔ جیسے: زید قائم۔ اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو جس کو چاہیں مبتدا بنالیں اور دوسرے کو خبر۔ جیسے: محمد نبینا۔ اور اگر خبر جملہ ہو تو اس میں ایک ایسی ضمیر ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹے۔ جیسے: زید قام

**سوال: کن صورتوں میں مبتدا کو خبر پر مقدم کرنا واجب ہے؟**

جواب: چار صورتوں میں مبتدا کو خبر پر مقدم کرنا واجب ہے:

← جب مبتدا میں صدارت کلام والا معنی ہو۔ جیسے: من ابوک۔
← جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے: زید المنطلق۔
← تخصیص میں دونوں مساوی ہوں۔ جیسے: افضل منک افضل منی۔
← خبر جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے: زید قام۔

اور چار صورتوں میں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے:

← جب خبر صدارت کلام کا تقاضہ کرے۔ جیسے: این ابوک۔
← خبر مبتدا کے مبتدا بننے کو صحیح کرے۔ جیسے: فی الدار رجل۔
← خبر کے متعلق کی متبدا میں ضمیر ہو۔ جیسے: علی التمرۃ مثلھا زبداً۔
← خبر اَنّ والے جملے کی خبر ہو۔ جیسے: عندی انک قائم۔

**سوال: مبتدا کی خبر پر کب "ف" لانا درست ہے؟**

جواب: جب مبتدا شرط کے معنٰی کو متضمن ہو تو اس کی خبر پر ف آنا درست ہے۔

**سوال: خبر کے حذف کی وجوبی صورتیں بیان کریں؟**

جواب: درج ذیل ہے:

- وہ مبتدا جو لولا کے بعد واقع ہو اس کی خبر وجوباً حذف ہوتی ہے۔ جیسے: لولا زید لکان کذا۔
- ہر وہ متبدا جو مصدر ہو یا مصدر کی تاویل میں ہو، فاعل یا مفعول یا دونوں کی طرف منسوب ہواور اس کے بعد حال واقع ہو۔ جیسے: ضربی زیداً قائماً۔
- ہر وہ مبتدا جس کی خبر میں مقارنت والا معنیٰ پایا جائے اور واؤ کے ساتھ مبتدا پر کسی چیز کا عطف ڈالا جائے۔ جیسے: کل رجل وضیعتہ۔
- ہر وہ مبتدا جو مقسم بہ ہو اور اس کی خبر قسم ہو۔ جیسے: لعمرک لافعلن کذا۔

## سوال: حروف مشبہ بالفعل کون کون سے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے

جواب: چھے ہیں: ان، ان، کان، کن، بیت، لعل۔ یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: ان زیدا قائم

نوٹ: ان حروف کی خبر ان کے اسم پر مقدم نہیں ہو سکتی مگر جب ظرف ہو۔ جیسے: ان فی الدار زیدا۔

## سوال: افعال ناقصہ کون کون سے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: کل ستر (17) :

ان کو ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے اسم کے ساتھ مل کر مکمل جملہ نہیں بنتے بلکہ انہیں خبر کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

جیسے: کان، صار، ظل، بات، اصبح، اضحی، امسی، عاد، غدا، راح، مازال مابرح، ماانفک، مادام، مالیس۔ یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

مثال: کان زید قائما

## سوال: منصوبات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: درج ذیل ہیں:

- مفعول مطلق: جیسے: ضربت ضربا میں ضربا
- مفعول بہ: جیسے: ضربت زیدا میں زیداً
- مفعول فیہ: جیسے: ضربت یوم الجمعۃ میں یوم
- مفعول لہ: جیسے: ضربت زیدا تادیباً میں تادیبا
- مفعول معہ: جیسے: جاء البرد والجبات
- حال: جیسے: جائنی زید راکباً میں راکباً
- تمیز: جیسے: عندی احد عشر درھما میں درھما
- حروف مشبہ بالفعل کا اسم: جیسے: ان زیدا قائم میں زیدا
- لائے نفی جنس کا اسم: جیسے: لا غلام رجل ظریف فی الدار میں غلام
- افعال ناقصہ کی خبر: جیسے: کان زید قائماً میں قائما
- ماولا مشابہ بلیس کی خبر: جیسے: مازید قائماً میں قائماً

## سوال: مفعول مطلق کی تعریف اور اقسام مثالوں کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: مفعول مطلق کی تعریف:

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے ہم معنی میں ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

مفعول مطلق تاکیدی: جیسے: ضربت ضربا۔

مفعول مطلق نوعی: جیسے: جلست جلسۃ القاری۔

مفعول مطلق نوعی: جیسے: جلستُ جلسۃ۔

## سوال: مفعول بہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے بتائیں کہ کتنے مقامات پر اس کے عامل فعل کو وجوبا حذف کیا جاتا ہے؟

جواب: مفعول بہ کی تعریف:

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضربت زیدا میں زیدا۔

چار صورتوں میں اس کے عامل فعل کو وجوبا حذف کیا جاتا ہے:

پہلی صورت سماعی ہے۔ جیسے: امرا ونفسہ۔

منادی۔ جیسے: یازید۔ یہاں یا "ادعو" فعل کے قائم مقام ہے اور زید اس کا مفعول بہ ہے۔

ما أضمر عاملہ۔ جیسے زید ضربتہ۔

تحذیر جیسے: ایاک والاسد۔

## سوال: مفعول فیہ، مفعول لہ اور مفعول معہ کی تعریف بیان کر دیں؟

جواب: مفعول فیہ کی تعریف:

مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو۔ جیسے: صمت یوم الجمعہ۔

### مفعول لہ کی تعریف:

مفعول لہ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے مذکورہ فعل واقع ہو۔ جیسے: ضرتہ تادیبا۔

### مفعول معہ کی تعریف:

مفعول معہ وہ اسم ہے جو اس "و" کے بعد واقع ہو جو "مع" کے معنی میں ہو۔ جیسے: جاء البرد والجبات۔

# ہمارے دیگر کتب کے نوٹس اور مختصر تالیفات کے نام

- فتاویٰ شامی کتاب الطلاق کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب البیوع کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب الوقف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- الاشباہ والنظائر کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- شرح عقود رسم المفتی کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- عقیدۂ طحاویہ کے معروضی سوالات۔
- اجل الاعلام کا خلاصہ اور نقشہ جات۔
- نور الایضاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- قدوری شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایہ شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- اصول الشاشی کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- شرح ملّا جامی کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کافیہ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایۃ النحو کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- مرقات کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- تیسیر مصطلح الحدیث کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- مناظرہ رشیدیہ کی تعریف۔

- تلخیص المفتاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- دروس البلاغہ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے معروضی سوالات۔
- علم حدیث اور فقہاء احناف۔
- امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- سیرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- حجیت حدیث اور منکرین حدیث کا رد۔
- ویلنٹائن ڈے ایک تحقیقی مقالہ۔
- محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اور انسانی حقوق۔
- قواعد النحو۔
- سات روزہ دورۂ نحو۔
- تراجم المصنفین۔
- وغیرہ مختصر و مطول کتب۔

**یہ سب کتب اور نوٹس پڑھنے اور فری ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے گوگل پر اُردو میں سرچ کریں: احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس۔**

احمد نواز قادری عطاری جلالی